سوال

(114)کیا فرماتے ہیں علماء دین ک بعض اہل سنت کا دعویٰ کرتے ہیں   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ک بعض اہل سنت کا دعویٰ کرتے ہیں اورامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کو وسیلہ بنا کر عشرہ محرم میں تعزیہ پرستی کرتے ہیں۔اس کی کیفیت اسی طرح ہے کہ پانچویں محرم کو کہیں سے دو مشت خاک لے آتے ہیں۔اوراس کوامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش قرار دے کراس کی تعظیم کرتے ہیں۔اورچبوترہ پر رکھتے ہیں۔پھر ہر روزاس پر شربت فالودہ مٹھائی وغیرہ کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔اس مٹی کو باعث نجات و مطلب براری سمجھتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں۔اوراس سے مال ودولت واولادو غیرہ مانگتے ہیں۔پھر ساتویں رات کو طہارت کرتے ہیں۔ایک پگڑی باندھتے ہیں اوراس پر پھولوں کا سہرا لٹکاتے ہیں۔اورایک چوکی پر جس کے دونوں طرف ہاتھ کی شکل کی ہوتی ہے۔وہ دستار بڑی عزت سے رکھ دیتے ہیں۔آٹھویں رات کواس چوکی کو مع ستار کے سر پر اٹھالیتے ہیں۔ڈھول بجتا ہے۔اوماتم سینہ کوبی کرتے ہوئے گلی کوچوں میں پھرتے ہیں۔اور نویں رات کواس دشت خاک کو کفن پہناک اس قبر میں جو تعزیہ کے اندر بنی ہوئی ہوتی ہے۔دفن کردیتے ہیں۔اور پھر اس کو کندھوں پر اٹھا کر گریہ زاری اورسینہ کوبی کرتے ہوئے ہائے حسین وائے حسین کہتے ہوئے گشت کرتے ہیں۔ایک آدمی تعزیہ کے پیچھے مورچھل کرتا جاتا ہے۔اوردسویں تاریخ کو چاشت کے وقت اس کفن میں لپٹی ہوئی مٹی کو بمعہ سازوسامان کے روتے پیٹے ہوئےاپنے بنائے ہوئے کربلا میں لے جا کر دفن کردیتے ہیں۔اوراس کو بعد کئی چیزوں کو جن کواپنے ہاتھ سے لے جاتے ہیں۔فاتحہ پڑھتے ہیں اورشام کواس قبر پر چراغ جلاتے ہیں۔ان لوگوں کے متعئق کیا حکم ہے۔جوامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی شبیہ اپنی طاقت کے مطابق لکڑی۔سونے چاندی سے بناتے ہیں۔ان کواپنے گھروں میں نہایت تعظیم سے رکھتے ہیں۔اس کی پوجا کرتے ہیں بعض ہاتھ وغیرہ کا علم بنا کر قبر کے ساتھ باندھ دیتے ہیں۔اورساتویں رات کو علم تعزیہ سے جدا کرکے گشت کےلئے لے جاتے ہیں۔اوردسویں دن علم مذکور کو سہرے وغیرہ پہنا کر تعزیہ کے ساتھ کفن میں دفن کردیتے ہیں۔اورایسے لوگوں کے متعلق کیا حکم ہے۔جو محرم شروع ہوتے ہی پورے تکلفات سے کمروں کو آراستہ کرتے ہیں۔آدمیوں کو بلا کر مرثیہ خوانہ کرتے ہیں۔کربلا کے واقعات سناتے ہیں۔مستورات کی بے عزتی کی داستانیں بیان کرتے ہیں۔اوہائے حسین کہتے ہوئے ماتم کرتے ہیں۔پھر شیرینی تقسیم ہوتی ہے۔کیا یہ لوگواہلسنت والجماعت ہیں اورکیا یہ کام جائز ہے۔یا کفر وشرک اوریاگناہ صغیرہ ہے۔یا کبیرہ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل سنت والجماعت وہ آدمی ہوسکتا ہے۔جو نبی کریم ﷺاور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی راہ پر چلتا ہو اور مقام امور جو سوال میں مندرج ہیں۔نامشروع حرکات ہیں۔نبی کریم ﷺاور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اورایمان داروں کی راہ یہ نہین ہے۔اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہیں۔جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو ہدایت کے واضح ہونے کے بعد رسول ﷺ کی نافرمانی کرے۔اورایمان داروں کی راہ چھوڑ کر کوئی اورراستہ اختیار کرے توجدھر جاتا ہے جائے ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔اوروہ بدترین جگہ ہے۔امام بیضاوی کہتے ہیں کہ اس آیت سے اجماع کی مخالفت کی حرمت معلوم ہوتی ہے۔اورایسے لوگ اہل سنت کا دعوی

کرنے میں بالکل جھوٹے ہیں۔ شریعت مطہرہ کے دائرے سے خارج ہیں۔ ایسے لوگوں کی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بدعتی آدمی کا روزہ۔ نماز۔ صدقہ۔حج ۔عمرہ۔جہاد۔ نفل اور فرض کچھ بھی قبول نہیں کرتے۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے۔ جیسے آٹے سے بال اس مضمون کی حدیث مین ابن ماجہ۔ بزار۔ اور طبرانی میں آئی ہے۔ شاہ عبد العزیز نے ان امور کو اپنی تفسیر میں شرک کہا ہے اور تعزیہ کو سجدہ کرنا بت کو سجدہ کرنے کے برابر ہے۔ کیونکہ لغتہ ہر وہ چیز جس کی اللہ کے سوا پوجا کی جائے وہ شرک ہے۔ صاحب مجالس الابرار جوہری نے اس کی تصریح کی ہے۔ شرح مواقف مین ہے کہ سورج کو سجدہ کرنا کفر ہے۔ اب خود ہی سوچو تعزیہ اور سورج میں کیا فرق ہے۔ مسلمانوں کو ان امور بدعیہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔تاکہ صحیح مسلمان بن سکیں۔ ترمذی میں ابو واقد لیثی سے حدیث ہے۔ کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین کو نکلے۔ تو راستے میں ایک درخت آیا جس پر مشرک لوگ اپنی تلواریں لٹکایا کرتے تھے۔ اسی کو ذات انواط کہتے ہیں۔ تو مسلمانوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بھی ایک ذات انواط بتا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ یہ تو قوم موسیٰؑ کی سی بات ہوئی۔ انھوں نے موسیٰؑ سے درخواست کی تھی کہ ان کے خدائوں جیسا کوئی ہمیں بھی خدا بنا دیں۔ خدا کی قسم تم یہود و نصاریٰ کی ضرور پیروی کرو گے۔ پس تعزیہ داری بھی ذات انواط کی ایک صورت ہے۔ کہ لوگ اس پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ یہ لوگ پورے مشرک و کافر ہیں۔ کیونکہ انھوں نے خدا کے لئے شریک بنا دیے۔ جس کی مخالفت قرآن مجید کی آیت فلا تجعلوا اللہ اندادا میں ہے۔ اگر کوئی آدمی سوال کرے کے تعزیہ وضریح بلکہ مشرکوں کے بت وغیرہ کو بھی خدا کا شریک کیسے بنایا جا سکتا ہے۔ جب کہ وہ ان کو خدا کے برابر درجہ نہیں دیتے۔ بلکہ اس سے کم تر سمجھتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب اپنی توجہ ان چیزوں کی طرف کرلی گئی۔ اور ان سے اپنی حاجتیں مانگنے لگے۔ اور خدا کی درگاہ چھوڑ دی۔ تو پھر خواہ زبانی برابری تسلیم نہ کریں عملی برابر ہی بلکہ اس سے بڑھ کر ان کو سمجھا جانے لگا۔ تو ان پر مشرک کا لفظ صادق آئے گا۔ چنانچہ تفسیر بیضاوی میں بعینہ یہ مضمون بیان کیا گیا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے۔ کہ یہ تعزیہ پرستی وغیرہ تمام امور ہوائے نفس اور خواہشات نفسانی کی بنا پر کئے جاتے ہیں۔ اور موسیٰ پرستی بھی تو شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ کیا وہ آدمی بھی دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا بنا رکھا ہے۔ اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے اپنی امت پر ہوائے نفس اور طول حرص کا خوف ہے کیونکہ خواہش راہ حق سے روک دیتی ہے۔ اور بس امید آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ اور یہ اشراک فی الحکم کی قسم ہے۔ کہ جب کوئی چیز اچھی معلوم ہوتی ہے۔ تو اس کے سامنے جھک گئے۔ ہاں بعض لوگ ان کے عقائد فاسدہ سے خالی الذہن ہوتے ہیں۔ اور محض آبائی رسم سمجھتے ہوئے اس پ تعزیہ داری کی رسوم کو بجا لاتے ہیں۔ اس صورت میں اسراف اور تضیع مال میں بتلا ہوئے ہیں۔ یہ بھی تو شیطان کے بھائی ہیں۔ پس صحیح طریق صرف یہ ہے۔ کہ انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا جائے۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ اور یا پھر کوئی صدقہ وغیرہ کر کے ان کو ثواب پہنچا دیا جائے۔ وہ بھی بلا تخصیص ایام باقی رہا یہ سینہ کوبی اور نوحہ وششون وغیرہ تو آپ ﷺ کی سنت کے بالکل برخلاف ہے۔ اور یہ بانس کاغذ وغیرہ سے تعزیہ بنانا اور اس کی زیارت کرنا لعنت کا موجب ہے حدیث میں آیا ہے۔ اللہ اس آدمی پر لعنت کرے۔ جو کسی فرضی قبر کی جس میں کوئی مردہ دفن نہیں ہے۔ زیارت کرے۔ پس ایس لوگ جو محض اتباع ہوائے نفس کی بنا پر تعزیہ پرستی وغیرہ کریں۔ اور سنت وغیرہ کی پراوہ نہ کرے۔ اہل سنت بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ جو جماعت سے ایک بالشت بھی علیحدہ ہو جائے۔ اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال لی۔ ایسے لوگوں کو شرک و بدعت کو چھوڑ کر توبہ استغفار کرنی چاہیے۔ اور عبادات بدنیہ و مالیہ کا ثواب ان کو بخشنا چاہیے۔تاکہ سعادت دارین حاصل کریں۔ واللہ اعلم (فتاویٰ نزیریہ ص 215۔ محمد حسین قادری۔ سید نزیر حسین۔ سید شریف حسین۔ محمد غلام اکبر۔ محمد اسحاق۔ محمد عنایت اللہ۔ سید احمد حسین۔ حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 395-403

محدث فتویٰ